کمالِ ایمان اوراس میں کمی بیشی کی وضاحت

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِسْتِکْمَالِ الْاِیْمَانِ وَزِیَادَتِہٖ وَنُقْصَانِہٖ

درسِ حدیث

مولانا عبداللطیف مدنی

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ الْبَغْدَادِیُّ اَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُھُمْ بِاَھْلِہٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِاَبِیْ قِلَابَۃَ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَۃَ وَقَدْ رَوٰی اَبُوْ قِلَابَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیْعٍ لِعَائِشَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ غَیْرَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَاَبُوْقِلَابَۃَ اِسْمُہٗ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ زَیْدِ الْجَرْمِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ قَالَ ذَکَرَ اَیُّوْبُ السَّخْتِیَانِیُّ اَبَاقِلَابَۃَ فَقَالَ کَانَ وَاللّٰہِ مِنَ الْفُقَھَاءِ ذَوِی الْاَلْبَابِ.

ترجمہ:

حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کامل ترین مومن وہ شخص ہے جس کے اخلاق عمدہ ہوں اور وہ اپنے گھر والوں پر بہت مہربان ہو۔

تشریح:

ایمان میں کمی بیشی کا مسئلہ گزر چکا ہے کہ کمالِ ایمان میں کمی، زیادتی ہوتی رہتی ہے نہ کہ نفس ایمان میں، وہ تو صرف تصدیقِ قلبی کا نام ہے جو بسیط ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ ھُرَیْمُ بْنُ مِسْعَرٍ الْاَزْدِیُّ التِّرْمِذِیُّ نَا عَبْدُالْعَزِیْزِبْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُھَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَھُمْ ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّکُنَّ اَکْثَرُ اَھْلِ النَّارِ فَقَالَتْ اِمْرَاَۃٌ مِنْھُنَّ وَلِمَ ذَاکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَکَثْرَۃِ لَعْنِکُنَّ یَعْنِیْ وَ کُفْرِ کُنَّ الْعَشِیْرَ قَالَ وَ مَارَاَیْتُ مِنْ نَا قِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِی الْاَلْبَابِ وَذَوِی الرَّاْیِ مِنْکُنَّ قَالَتْ اِمْرَاَۃٌ مِنْھُنَّ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِھَا وَدِیْنِھَا قَالَ شَھَادَۃُ امْرَاَتَیْنِ مِنْکُنَّ بِشَھَادَۃِ رَجُلٍ وَ نُقْصَانُ دِیْنِکُنَّ الْحَیْضَۃُ فَتَمْکُثُ اِحْدَا کُنَّ الثَّلَاثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّیْ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ عُمَرَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا، ان کو نصیحت فرمائی پھر عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت تم صدقہ وخیرات کرو اس لیے کہ تم میں سے اکثر دوزخ میں جانے والی ہیں۔ یہ سن کر ان میں سے ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ اس کا سبب؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لعن طعن بہت کرنے کی وجہ سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے عقل اور دین میں کمزور ہونے کے باوجود ہوشیار ودانا مرد پر غالب آنیوالی تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ ان میں سے ایک نے کہا ہماری عقل اور دین کا کیا نقصان ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقصان (تمہارے مخصوص دن ہیں) کہ تم میں ہر ایک تین چار دن ٹھہری رہتی ہے نماز نہیں پڑھتی۔

تشریح:

عام طور پر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی تقریب یا مجمع میں پہنچتی ہیں تو دنیا کی بھر کی باتیں برائی بھلائی اور لعن طعن کی بوچھاڑ کرنا شروع کر دیتی ہیں اسی طرح شوہر ان کے آرام وآسائش کے لیے کتنی ہی محنت وشفقت اٹھائے اور ان کو خوش رکھنے کے لیے کتنے ہی پاپڑ بیلے مگر ان کی زبان سے شکر کی بجائے ناشکری ہی کے الفاظ نکلتے ہیں۔ ایک جہاندیدہ دانا آدمی عورتوں کی ایسی ہی ذہنیت کی ترجمانی کرتا ہوا کہتا ہے کہ اسی حالت میں اگر عورت سے پوچھا جائے کہ تیرے پاس کپڑے ہیں تو کہتی ہے بس وہ دو چیتھڑے ہیں، وہی تھے کپڑے جو میں اپنے ماں باپ کے گھر سے لائی تھی۔ اگر کہا جائے کہ تمہارے پاس جوتے ہیں تو کہہ دیتی ہے وہ دو لیترے ہیں، وہی تھے جوتے جو میں اپنے باپ کے گھر سے لائی تھی۔ اگر پوچھا جائے گھر میں تمہارے پاس برتن ہیں تو کہہ دیتی ہے کہ بس وہ دو ٹھیکرے ہیں، وہی تھے جو میں اپنے ماں باپ کے گھر سے لائی تھی۔ بس دو چیتھڑے، دو لیترے اور دو ٹھیکرے کہہ کر سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتی ہے۔ یہ ہے ان کا کفرِ احسان‘ جس سے ان کی آخرت برباد ہوتی ہے۔ اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس خاص عیب کی نشان دہی فرمائی اور فرمایا تم ان باتوں کو ہلکا مت جانو (یہ وہ گناہ ہیں جن کی وجہ سے دوزخ میں تم عورتوں کی تعداد مردوں کے اعتبار سے زیادہ ہوگی اس لیے تم صدقہ وخیرات کرتی رہا کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تمہارے گناہوں کی مغفرت ہو جائے)

فائدہ:

یاد رہے کہ عورتوں میں عقل کی کمی یا ان کے دینی نقصان کا اظہار تحقیر کے لیے ہرگز نہیں بلکہ قدرت کے تخلیقی توازن کی جانب اشارہ ہے، رہا شرفِ انسانیت تو اس میں مرد عورت دونوں کا درجہ برابر ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِ يْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَاباً فَاَدْنَا هَا اِمَا طَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَ اَرْفَعُهَا قَوْلُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى سُهَيْلُ

بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَرَوٰی عُمَارَةُ بْنُ غَزِیَّةَ هٰذَا الْحَدِیْث عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِیْمَانُ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ بَابًا حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ قُتَیْبَةُ نَا بَکْرُبْنُ مُضَرَّ عَنْ عُمَارَ ةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ اوپر دروازے ہیں سب سے کم درجہ کا دروازہ راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کا ہٹا دینا ہے اور سب سے اعلیٰ درجہ کا دروازہ زبان ودل سے ”**لاالہ الا اللّٰہ**“ کہنا ہے

تشریح:

ایمان بمنزلہ ایک گھر کے ہے اور جتنی نیکیاں اور خوبیاں ہیں جیسے صبر، شکر، قناعت، سخاوت، شجاعت اور شوق عبادت سب اس کے دروازے ہیں اور یہ فرمایا کہ ایمان کے ستر سے کچھ اوپر دروازے ہیں۔ اس سے مراد کثرت ہے۔ کیوں کہ نیکیوں کی کوئی انتہا اور حد نہیں ہے۔ سب سے کم درجہ کا دروازہ راستہ سے تکلیف دینے والی چیزوں کا ہٹانا ہے۔ مثلاً راستے میں کانٹے یا پتھر پڑے ہوں یا نجاست یا غلاظت پڑی ہو یا کوئی بھی ایسی چیز ہو جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف پہنچے تو انسانی واخلاقی فریضہ ہے کہ اس کو دور کر کے راستہ صاف کر دے اور سب سے اعلیٰ درجے کا دروازہ زبان اور دل سے اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ موت وحیات اور نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ ہے مشکل کشا، حاجت روا، علّام الغیوب اور ہر جگہ اور ہر آن موجود اللہ تعالیٰ ہی ہے غرضیکہ ایمان کا کمال اور اسلام کا حسن و جمال اِنھی دروازوں سے حاصل ہوتا ہے اللہ توفیق ارزانی فرمائے۔ (آمین)

سوال: ایک روایت ہے کہ ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ساٹھ سے کچھ اوپر ہیں تو یہ تعارض ہے۔

جواب: (ا) پہلے کم کا علم دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ستون** فرمایا پھر بعد میں اضافہ کر دیا تو آپ نے **سبعون** فرما دیا اور یہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ احکام بتدریج نازل ہوئے ہیں۔

(۲) عددِ اقل اکثر کی نفی نہیں کرتا کیونکہ اکثر میں اقل بھی موجود ہوتا ہے۔

(۳) **بضع و سبعون** والی روایت‘ روایت بالاکثر ہے۔ لہٰذا یہ راجح ہے اور وجہ ترجیح یہ ہے کہ ثقار کی زیادتی مقبول ہوتی ہے۔

(۴) محققین کی رائے یہ ہے کہ تحدید یعنی تعیین عدد مراد نہیں بلکہ مرد تکثیر ہے یعنی یہ بتانا مقصود ہے کہ ایمان کے بہت سے دروازے ہیں اور عرب میں **سبعون** کا لفظ تکثیر کے لیے مستعمل ہے اس صورت میں اختلافی روایات کا اشکال بھی ختم ہو جاتا ہے۔